© rasailojaraid.com

انتقاد

غرر الفرائد معروف بہ شرح منظومۂ حکمت (امور عامہ جوہر و عرض)

تالیف : حاجی ملا ہادی سبزواری۔ ۱۲۱۲ - ۱۲۸۹ ق

بہ تحقیق : پروفیسر مہدی محقق. تہران۔ پروفیسر ہیکو ایزوتسو۔

کتاب مذکورہ امور عامہ پر "جوہر و عرض" کی شرح میں ایک ضخیم کتاب ہے۔ یہ کتاب ایک ایرانی عالم ملا ہادی سبزواری بن الحاج مہدی کی تصنیف ہے، جو کہ علاقہ سبزوار کے سر برآوردہ تاجروں میں تھے۔

آپ نے کئی گرانقدر تالیفات یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے کچھ تو مستقل رسالے ہیں اور کچھ شروح و حواشی ہیں۔ ان کی تالیفات میں سے بعض تو زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں اور بعض ابھی تک اہل علم کے کتب خانوں کی زینت ہیں۔ مطبوعات میں ایک کتاب اسرار الحکم ہے۔

ان کی دوسری کتاب غرر الفرائد ایک منظوم رسالہ ہے جس میں انہوں نے ابواب حکمت کی پوری تشریح کی ہے۔ یہ رسالہ مندرجہ ذیل سات مقاصد پر مشتمل ہے۔

۱۔ امور عامہ۔ ۲۔ (بالخصوص) الٰہیات۔
۳۔ طبیعیات۔ ۴۔ علوم رسالت۔
۵۔ منامات (خوابہا) ۶۔ معاد۔
۷۔ علم اخلاق۔

مصنف خود اس رسالہ کے عنوان کے متعلق لکھتے ہیں:-

سمیت ھذا غرر الفرائد ادرجت فیھا عقد العقائد

میں نے اس رسالہ کو غرر الفرائد کے عنوان سے موسوم کیا ہے اور اس میں میں نے عقائد کی موتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باتیں ذکر کی ہیں۔

اس رسالہ پر عربی زبان میں کئی شرحیں اور تعلیقیں لکھی گئی ہیں۔ جو رسالے کے مطلب کو سہل الفہم بنادیتی ہیں۔

ڈاکٹر مہدی محقق صاحب بھی اس رسالہ کے شارح ہیں۔ انہوں نے اپنی شرح کے علاوہ کچھ اور شرحیں اور تعلیقات بھی شامل کردی ہیں۔ بعض تعلیقات وحواشی وہ ہیں جو خود اس رسالہ کے مصنف الحاج سبزواری نے لکھے ہیں۔ اور بعض تعلیقات وہ ہیں جن کو ہیدجی اور آملی نے لکھا ہے۔

ڈاکٹر مہدی محقق تہران یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور تہران کے مؤسستہ الدراسات الاسلامیہ کے مدیر بھی ہیں۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ (انگریزی زبان میں) کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ جسے پروفیسر توشی ہیکو ایزوتسو نے لکھا ہے۔ پروفیسر موصوف جاپان کے شہر کئی اوکی کی یونیورسٹی میں بطور مہمان آئے ہوئے ہیں۔ اور کینیڈا کی میک گیل یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔

اس مقدمہ میں فاضل پروفیسر نے مرحوم سبزواری کے افکار کی وضاحت کی ہے۔ اور ان کے افکار کا جرمنی، فرانس اور امریکہ کے بعض مفکرین کے افکار کے ساتھ موازنہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اس نے مرحوم سبزواری کے اسلاف کرام کی بھی تعریف کی ہے، جنہوں نے سرزمین ایران میں فلسفہ کی غرض وغایت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

الحاج سبزواری کی شخصیت فلاسفہ، علماء اور صوفیاء، سب کے نزدیک بلند پایہ سمجھی جاتی ہے۔

اس رسالہ کی عربی شرح ص ۳۵ سے لے کر ص ۱۸۸ تک ہے۔ اور اس پر جو حاشیے اور تعلیقات لکھے گئے ہیں وہ ص ۱۹۱ سے لے کر ۵۸۷ تک پہنچتے ہیں۔ اور انگریزی مقدمہ ۱۵۲ صفحات پر مشتمل ہے اس کا انگریزی ترجمہ اور عربی اصطلاحات ص ۵۹۱ سے لے کر ص ۶۶۲ تک ہے اور فہرست سمیت ص ۶۷۹ تک ہے۔

اس رسالہ میں زیر بحث فلسفیانہ مباحث وہی ہیں جن کو مشائین کے طریقہ پر شیخ رئیس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابن سینا نے اختیار کیا ہے۔ چنانچہ متاخرین میں سے شیخ نصیر الدین طوسی، شیخ الاشراق صوفی سہروردی، صوفی ابن عربی، (متکلم) فخر الدین رازی، ملا باقر میر داماد اور ملا صدرا جیسے حضرات نے اسی نہج پر اپنے افکار کا تجزیہ کیا ہے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ جن مستشرقین نے فلسفہ و حکمت پر قلم اٹھایا ہے۔ ان کو برصغیر ہندوستان اور بلادِ ایران کے متاخرین مفکروں کی کتابوں کے مطالعے کا موقعہ نہیں ملا، اور وہ بلادِ مشرق کے ان مفکرین کے افکار سے روشناس نہ ہو سکے جنہوں نے الٰہیات، طبیعیات اور کلام پر عمدہ اور دقیقہ سنج بحثیں کی ہیں۔ مثال کے طور پر قطب الدین رازی، ملا صدر الدین شیرازی، ملا عبد الحکیم سیالکوٹی، ملا محمود جونپوری، ملا محب اللہ بہاری، ملا عبد العلی بحر العلوم، فضل امام خیر آبادی اور عبد الحق خیر آبادی کی تالیفات سے انہیں کوئی آگہی نہیں۔

اس رسالے کا انگریزی مقدمہ بے حد مفید ہے۔ اس میں پہلی بار یورپ اور امریکہ کے حکماء کو دعوت دی ہے کہ وہ مشرقی ممالک کے مفکرین و حکماء کی ان بیش قیمت تالیفات سے استفادہ کریں، جن سے مشرق میں حکمت و فلسفہ کا ارتقاء ہوا۔

ہم مسلمانوں کے لئے یہ موقع فراہم ہوا ہے کہ ہم دنیا کے خاص میدانِ فکر میں اور عام علمی محافل میں اپنے اسلاف کے افکار اور ان کی مساعی جمیلہ کو پیش کریں۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ اغیار (مغربی لوگوں) کی نظریں ہمارے اسلاف کے ان عمیق افکار پر بار بار پڑ رہی ہیں۔ جو انہوں نے مشرقی ممالک میں اپنی تالیفات کی صورت میں یادگاریں چھوڑی ہیں ——— یہ جدوجہد مع انگریزی ترجمہ دنیا بھر میں ہمارے اسلاف کے افکار سے روشناس ہونے کی طرف پہلا قدم ہے۔ آخر میں ہم دونوں فضلاء جاپانی پروفیسر جناب توشیکو ہی قو، اور پروفیسر مہدی محقق کے مشکور ہیں جنہوں نے اس رسالے کے عربی متن اور عربی شرح کی تحقیق میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

اس کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ فرزندانِ قوم نے اس بیش قیمت تالیف کو نشر کر کے سرزمین ایران کے تاریخ فلسفہ و حکمت کے مباحث کا دروازہ کھول دیا ہے اور نتیجۃً اس کے قدیم خزانوں سے روشناس اور بہرہ اندوز ہونے کی غرض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے "سلسلۂ حکمت ایرانیہ" کے نام سے ایک انجمن بنائی ہے جو کہ اسم بامسمّٰی ہے۔

محمد صغیر حسن معصومی

(شاہ ابوالحسین محبوب علی شاہ نے عربی سے اُردو میں منتقل کیا)

تاویل تنزیل | مؤلفین: قمر امرتسری و علامہ عرشی امرتسری۔ پتہ: کتب خانہ شرف الرشید، شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ، صفحات ۱۳۲، قیمت دو روپے۔ کاغذ اخباری طباعت گوارا۔

زیرِ تبصرہ کتاب کے پہلے حصے 'بہائی مذہب کا پسِ منظر اور پیش رفت' (صفحہ ۷ تا ۶۳) کے مؤلف قمر امرتسری ہیں۔ حرفِ آغاز اور کتاب کا دوسرا باب، جو پوری کتاب کا ہم نام (تاویلِ تنزیل) ہے، جناب عرشی امرتسری کا تحریر کردہ ہے۔ اسماعیلیوں، بابیوں اور بہائیوں کے عقائد ان مذاہب کی کتب کے حوالے سے بیان کئے گئے ہیں، ان سب فرقوں کو عربی اسلام کے خلاف عجمی ردِ عمل بتایا گیا اور تلقین کی گئی ہے کہ بقول علامہ اقبالؒ ع

از خیالاتِ عجم باید حذر

کتاب میں اہل تشیع اور قادیانیوں کا بھی ضمناً ذکر موجود ہے۔

باب اول میں مرزا علی محمد باب کے دعوؤں پر سیر حاصل بحث کے بعد بہاء اللہ (باب کے ایک مرید) کے ادعائے نبوت اور بہائی مذہب کے خد و خال نمایاں کئے گئے ہیں۔ بہاء اللہ کے روسی حکومت کے آلۂ کار بننے، بہائی مذہب کے مسیحیت سے مشابہ ہونے، بہائی لٹریچر میں رواداری اور زمانہ سازی کے اصولوں کی موجودگی نیز بابیت اور بہائیت کے سراپا تاویل پذیر عقائد اس باب میں مطالعہ کئے جا سکتے ہیں۔

باب دوم میں ایرانیوں کی عرب دشمنی اور مذکور فرقوں کے عجیب و غریب تاویلی عقائد مع مآخذ و مصادر کے مندرج ہوئے ہیں۔ کتاب کا مقصد تالیف یہ بیان ہوا ہے کہ کم پڑھے لکھے، فرقہ بندی کے شکار اور "قرآن مجید کے ہمہ گیر اور ابدی رہنمائی سے ناواقف" مسلمانوں کو تاویلی فرقوں کے گورکھ دھندوں، خصوصاً بہائی مصنفین کے اثرات سے بچایا جا سکے۔

© rasailojaraid.com